اللہ اکبر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

نور السمٰوٰت والارض مثل نورہٖ کمشکوٰۃ فیہا

زنانہ اخبار

مہینے میں دو بار

مصباح

۱۵؍جنوری ۱۹۳۱ء

۲۵؍شعبان المعظم ۱۳۴۹ھ

چندہ سالانہ ۲ روپے

نمبر ۳

جلد ۵

اڈیٹر

قاضی محمد ظہور الدین اکمل

قادیان دارالامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے

فہرست مضامین

رپورٹ جلسہ سالانہ خواتین جماعت احمدیہ قادیان	۳ / ۶	محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ شمیم
تقریر جلسہ سالانہ حضرت خلیفۃ المسیح مسئلہ تقدیر و دعا	۶ / ۱۴	مرتبہ " "
شہزادی زیب النساء بیگم صاحبہ	۱۵ / ۱۷	محترمہ لئیق بیگم صاحبہ کلکتہ

نظم

خوش آمدی

(جو حضرت اقدس کے سٹیج پر تشریف لانے پر پڑھی گئی -)

اے ہمارے پیشوا خوش آمدی
رونقِ بستانِ ملت مرحبا
تیری آمد لائی پیغام سرور
اے شہنشاہ والئ ایمان وجاں
آ! دلِ مضطر کی آہوں کو سنبھال
اے امام! اس صنفِ نازک کے لئے
قوم و ملت اس سے ہو کے خوش نصیب
بس نگاہِ لطف کی محتاج ہے

اے امام خوش لقا خوش آمدی
زینتِ دار الشفا خوش آمدی
مرحبا! صل علیٰ! خوش آمدی
جان و دل تجھ پر فدا خوش آمدی
درد فرقت سے چھڑا خوش آمدی
درد دل سے کر دعا! خوش آمدی
دے یہ دنیا کو ضیا! خوش آمدی
صنفِ بیکس یہ اٹھا خوش آمدی

عمر و صحت تیری روز افزوں مدام
ہے شمیمہ کی دعا! خوش آمدی

بیکس شمیمہ

اعانت

محترم سردار بیگم صاحبہ ہوشیار پور نے ۱۲ بھجوائے ہیں کہ کسی غیر مستطیعہ خاتون کے نام اخبار جاری کیا جائے +

(۲) نیز اسی مقصد کیلئے ایک احمدی لڑکی نے ۲ روپے حضرت صاحب کی خیرو عافیت کی خوشی میں بھجوائے ہیں۔ جزاہا اللہ احسن الجزا۔

شکریہ

گذشتہ دو سال سے سیدہ عمیابہ خاتون لیڈی ڈاکٹر M. H قادر منزل منٹگمری سالانہ جلسہ کے موقعہ پر اپنی قیام گاہ پر ہی بیمار عورتوں اور بچوں کو مفت دوا تقسیم کر رہی ہیں۔ مگر امسال انہوں نے زنانہ جلسگاہ میں بھی بیماروں کو دوائی دی ہے۔ جس سے کہ بیماروں کو بہت سہولت رہی ہے۔ ادویات کا بہت سا حصہ جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نے امسال عطا کیا ہے +

ولادت

ناظرات مصباح یہ سنکر خوش ہونگی کہ ۲۹ و ۳۰ ر دسمبر ۱۹۳۰ء کی درمیانی شب میری پیاری بھاوج امتیاز جہاں بیگم اہلیہ میر عزیز الرحمن صاحب کے ہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے بیٹی عطا فرمائی ہے۔ بھائی جان بیحد مسرور ہیں کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ اگر بیٹا ہوتا تو یقیناً وہ اس حد تک طبقہ نسواں کی خدمت نہ کر سکتا جہانتک ایک ایسی بیٹی کریگی۔ جسکی تعلیم و تربیت خاص طور پر دی جائیگی دعا ہے۔ حامئ نسواں والدین کی تربیت و تعلیم سے یہ نوزائیدہ اپنے زمانہ کی بہترین خادمۂ نسواں ثابت ہو۔ آمین ثم آمین

راقمہ حمیدہ سلطان مدیرہ رسالہ نور جہاں اڈل ٹاؤن - لاہور

نمونہ مفت :- یہ مصباح کی خواتین کے نام بطور نمونہ ارسال ہے۔ امید ہے کہ وہ خریداری قبول فرما کر ہمیں اطلاع دینگی۔ چندہ سالانہ دو روپے آٹھ آنے

KHILAFAT LIBRARY

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مصباح

قادیان دارالامان - مورخہ ۱۵ ر جنوری ۱۹۳۱ء

رپورٹ جلسہ سالانہ خواتین جماعت احمدیہ

قادیان

ہمارا ایمان افروز سالانہ جلسہ ۱۹۳۰ء بخیر و خوبی ختم ہوا اور اپنے نقش دلوں پر چھوڑ گیا - اختصاراً تقاریر کے نوٹ ہدیۂ ناظرین ہیں ؛

پہلا دن ۲۶ دسمبر - (زیر صدارت خاکسارہ شمیم)

تلاوت قرآن کریم عارفہ کرم داد نے کی اور نظم "جمال و حسن قرآن" الخ رضیہ اقبال نے پڑھی ؛

KHILAFAT LIBRARY

اسکے بعد اہلیہ ملک کرم الٰہی صاحب نے قریباً پندرہ منٹ تک تقریر فرمائی جس میں فاضلہ موصوفہ نے نہایت دلچسپ انداز میں بتلایا کہ خدا اپنے بندوں کو غذائے روحانی کے بدوں مرنے نہیں دیتا - اور کہ جن قوموں میں اسکے نبی گذرے وہ اسکے کوئی خاص دوست نہ تھے اور نہ اب باقی دنیا کے لوگ اسکے دشمن اور سوتیلے ہیں کہ انہیں وہ بغیر کسی نبی کی بعثت کے چھوڑ دے ؛

موصوفہ کی تقریر کے بعد گیارہ بجکر پندرہ منٹ پر حضرت مولوی شیر علی صاحب کی تقریر شروع ہوئی - آپکی تقریر آنحضرتؐ کے کامل و اکمل ہونیکے ثبوت میں تھی - آپ نے نہایت واضح طریق سے بتلایا کہ آنحضرتؐ گویا مجسمۂ خلق تھے آپکے اخلاق من و عن قرآن تھے - پھر آپ نے حضورؐ کے ایمان باللہ کی مضبوطی کے ثبوت میں چند واقعات ہجرت اور دشمن کے قبضے میں تنہا ہونے کے وقت کے سنائے - اسکے بعد آپؐ کی عبادات کا ذکر کیا - نیز محبت و تعلق باللہ کا - پھر آپؐ کے تعلقات اپنے اقربا اور دیگر انسانوں کے ساتھ بیان کیئے - اور اپنی والدۂ رضاعی کے احترام کا ذکر فرمایا - اور چچا سے حسن سلوک اور محبت کے واقعات سنائے - پھر اپنی بیویوں سے سلوک اور انصاف و عدل کے واقعات مجملاً سنائے - پھر عورتوں پر آپؐ کے احسانات بیان کیئے کہ آپ نے دنیا کو بتلایا کہ جنت نہ تو آسمان پر ہے نہ زمین پر بلکہ جنت تمھاری ماؤں کے قدموں میں ہے - پس اگر جنت مطلوب ہو تو ماؤں کی خدمتگزاری کرو وہیں جنت پاؤ گے - اسی طرح بیویوں کے متعلق فرمایا اور ہماری سفارش کے بعد ہدایات دیں کہ خیرکم خیرکم لاھلہ - پھر عام اقرباء سے حسن سلوک کے متعلق دنیا کو بتلایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو مطلع کیا کہ میرے حضور "رحم" حاضر ہوا اور شکایت کی کہ دنیا والے صلہ رحمی نہیں کرتے اسپر خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ جو اقرباء سے نیک سلوک نہ کرینگے وہ کبھی فلاح نہیں پا سکتے - پھر یتیموں ـــ کے متعلق آپکے ارشادات سنائے - پھر آپؐ کی سخاوت کے متعلق بیان کیا کہ آپؐ سخاوت میں ہوا سے

زیادہ تیز تھے خصوصاً ماہِ رمضان میں۔ پھر آپ کی سادگی کے اطوار سُنانے کے بعد فرمایا حد سے زیادہ زینت کا خیال ہی مستورات کے لئے نیک کاموں میں روک ہے پس سادگی اختیار کرنا زیادہ مناسب ہے۔ یوں بھی موجودہ اقتصادی حالت مسلم متقاضی ہے کہ سادگی اختیار کی جائے۔ اور کفائیت کو مدِّ نظر رکھا جائے اللہ تعالیٰ آپکو توفیق دے آمین بارہ بجے آپکی تقریر ختم ہوئی ؛

KHILAFAT LIBRARY

آپکے بعد ڈاکٹر محمد علیخاں مرحوم کے دو چھوٹے بچوں نے نہایت خوش الحانی سے "جمال و حسن قرآن" والی نظم سنائی۔

بارہ بجکر پندرہ منٹ پر مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے تقریر شروع کی۔ آپکی تقریر کا موضوع "صداقت مسیح موعودؑ از روئے حدیث" تھا۔ چنانچہ آپنے اپنے موضوع کو نہایت عام فہم رنگ سے ذہن نشین کرایا۔ فرمایا نبیؑ کی زندگی کا پہلوئے اول تو خود اہلِ وطن پر روشن ہوتا ہے کہ وہ کیسے خصائل کا انسان ہے اور دوسرا پہلو خدا خود روشن کرتا ہے یعنی معیارِ صداقت کے مطابق الہام اور پیشگوئیوں کا پورا کر دینا۔ چنانچہ مسیح موعودؑ کی صداقت میں اسوقت اس جلسہ کا نظارہ بھی آپ کی پیشگوئی "یاتون من کل فج عمیق" کو پورا کرتا ہوا آپکے صادق ہونے پر مُہر لگاتا ہے۔

اسکے بعد فرمایا۔ ہماری بہنوں کا فرض ہے کہ وہ ان زندہ نشانوں کو پھیلائیں۔ عیسائی۔ ہندو عورتیں اپنے بوسیدہ کچے اور مہمل نشانوں کو پھیلاتے میں کوشاں رہتی ہیں۔ تو آپ جن کے پاس زندہ مضبوط اور تازہ نشان ہیں کیوں انکے پھیلانے کی سعی نہ کریں۔ دُعا کے بعد ڈیڑھ بجے آپ کی تقریر ختم ہوئی اور ساتھ ہی آجکا اجلاس بھی ؛

دوسرا دن ۲۷ دسمبر (زیر صدارت حضرت ام المؤمنینؓ)

تلاوت و نظم اور اُمّ طاہر صاحبہ کی تقریر کے بعد آج گیارہ بجے حضرت امام ایدہ اللہ بنصرہٖ کی تقریر تھی۔ مگر کاروائی اجلاس کے شروع ہونے کا مجھے علم نہیں کہ کس طرح ہوئی۔ (پروگرام کے مطابق ہی ہوئی ہوگی) کیونکہ خاکسارہ سکرٹری بیعت تھی اسلئے صبح نو بجے سے گیارہ بجے تک اپنی ڈیوٹی پر رہی اور حضور کے تشریف لانے سے چند منٹ پہلے آئی گیارہ بجے حضور تشریف فرما ہوئے آپکی تشریف آوری پر خاکسارہ کی نظم ؏ اے ہمارے پیشوا خوش آمدی۔ اُستانی میمونہ صاحبہ صوفیہ نے پڑھکر سُنائی۔ اور پھر حضور نے تقریر فرمائی کامل دو گھنٹے تک معارف و حقائق کا خزانہ لُٹتا رہا حضور کی تقریر تقدیر اور دُعا کے مسئلہ پر تھی ؛

حضور کی تقریر کے بعد کی کاروائی۔ ایک بجے دعا کے بعد حضور تشریف لیگئے تو اکثر بہنیں کھڑی ہوگئیں اور شور مچ گیا۔ اسلئے بچوں کو نظم کیلئے کھڑا کیا گیا۔ مگر کامیابی نہ ہوئی مگر محترمہ افتخار اختر صاحبہ نے اپنی تقریر شروع کی۔ آپکی تقریر کا موضوع "امن کا واحد ذریعہ احمدیت ہے" تھا مگر افسوس بوجہ شور اچھی طرح سُنی نہیں گئی اس لئے میں نوٹ نہ لے سکی۔ قریباً بیس منٹ میں آپکی تقریر ختم ہوئی ڈیڑھ بجے سیدہ محمودہ خاتون آف منٹگمری تقریر کے لئے سٹیج پر آئیں آپکی تقریر کا عنوان نماز کی فلاسفی اور اسکے فوائد پر تھا۔ شور بہت تھا انکی تقریر بھی بخوبی سُنائی

نہیں دی۔ آج کا اجلاس ختم ہوا (مہربانی فرما کر یہ تقریریں مجھے بھجوا دیں۔ ایڈیٹر)

تیسرا دن ۲۸ دسمبر (زیر صدارت محترمہ اُم صلاح الدین ملیفہ)

"حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کی غرض" پر مولوی ابراہیم صاحب بقاپوری تقریر فرما رہے تھے جسوقت خاکسارہ اپنی ڈیوٹی سے واپس آئی اور نصف سے زیادہ آپ کی تقریر ہو چکی تھی۔ اسلئے میں آپکی تقریر کے نوٹ نہ لے سکی مگر آپکی تقریر بہت عالمانہ اور نہایت واضح تھی۔ بارہ بجکر پندرہ منٹ دعا پر آپنے تقریر ختم کی اور مصباح کی اشاعت کی طرف توجہ دلائی۔ اور چندہ کی تحریک کی ؛

ساڑھے بارہ بجے محترمہ سیدہ سارہ بیگم صاحبہ کی تقریر ہوئی جس کا موضوع "عورتوں میں مذہبی تعلیم کی ضرورت" تھا۔ فاضلہ نے اپنی تقریر میں بتلایا کہ ما خلقت الجنّ والانس الّا لیعبدون سے مراد عبودیت ہی انسان کی زندگی کا مقصد ہے اور عبودیت کو دوسرے لفظوں میں مذہبیت کہینگے اور مذہب علم کا نام ہے اور جہالت سے دوری۔ پس دینی علوم پوری کوشش سے حاصل کیئے جائیں۔ دُنیا دین کی لونڈی ہے وہ خود قدموں میں آجائیگی۔ توجہ دین کی طرف ہونی چاہیئے۔

پھر فرمایا عورتوں کا سب سے اہم فرض بچوں کی تربیت ہے اور یہ بغیر تعلیم کے کما حقہا نہیں ہو سکتی۔ آجکل لامذہبی کا دور دورہ ہے اور دہریت کا زور۔ پس ضروری ہے کہ مائیں دینداری میں مکمل اور اسکی تعلیم سے خوب واقف ہوں تاکہ بچوں کے دل و دماغ رگ و ریشہ میں مذہب کو پورے طور پر داخل کر سکیں۔ صحابیات کے زرّین کارنامے ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں ہماری بہنیں ان پر غور کریں اور تقلید۔ آپنے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا عہد کیا ہوا ہے اپنے اس فرض کو نباہیئے۔ اللہ تعالیٰ آپکو اپنے فرائض پہچاننے کی توفیق دے۔ اور آپکے وجود کو قوم کیلئے بابرکت بنائے۔ آمین ؛

ایک بجے کے قریب آپکی تقریر ختم ہوئی۔ اور حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی سٹیج پر تشریف لائے آپنے خاموش رہنے کی تاکید کرنے کے بعد فرمایا تعلیم مذہبی عورت کیلئے نہایت ضروری ہے بغیر مذہبی تعلیم کے عورت کی حالت ایسی ہے جیسے گلہ کی دیوار پر زربفت کے پارچات اسکے بعد اختصاراً بعثت انبیاء اور حضرت مسیح موعودؑ کی بعض پیشگوئیوں کے اعادہ کے بعد صداقت مسیح موعودؑ کے نشانات کا ذکر فرمایا۔ پھر نمائش قادیان اور چندہ کی تحریک فرمائی۔ اس تحریک کے بعد تھوڑی دیر کے لئے تقریر بند ہو گئی اور وصولی چندہ شروع ہوئی قریباً تمام بہنوں نے حسب توفیق ایثار سے کام لیکر چندہ میں حصہ لیا نقد روپیہ کے علاوہ زیورات بھی چندے میں دیئے ایک بہن نے اپنے سر سے ایک چادر اُتار کر چندہ میں دیدی۔ فجزاہا اللہ احسن الجزاء۔ ایک بجکر بیس منٹ پر پھر حافظ صاحب مکرم تقریر کے لئے کھڑے ہوئے اور عورتوں کو شرک سے بچنے کی نصائح فرمائیں۔ تربیت اولاد کی طرف توجہ دلائی۔ آخر میں آپ نے امۃ الحی لائبریری کی طرف توجہ دلائی ؛

KHILAFAT LIBRARY

پونے دو بجے معصومہ رشید صاحبہ کی تقریر بعنوان "تعلیم النسواں" شروع ہوئی۔ آپ نے اپنی تقریر میں تعلیم نسواں کی اہمیت کو نہایت وضاحت اور اچھے پیرائے میں بیان کیا*

KHILAFAT LIBRARY

آپکی تقریر کے بعد دو بجکر دس منٹ پر محترمہ اہلیہ حافظ روشن علی صاحب مرحوم کی تقریر پروگرام کے مطابق وفات مسیح ناصری پر ہوئی۔ آپکی تقریر نہایت عالمانہ تھی اور آپ نے اپنے موضوع کو نہایت مدلل پیرائے میں مستند حوالوں سے ثابت کیا۔ اور بتلایا کہ عیسائیوں کے زیر اثر ہو کر مسلمانوں نے رافعک پہلے اور متوفیک بعد میں رکھ لیا ورنہ حقیقت میں متوفی کے بعد رافعک کا عقیدہ مسلمانان سابق کا تھا*

پونے تین بجے آپکی تقریر ختم ہوئی اور امۃ اللہ بیگم بنت شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری کی تقریر ہوئی۔ جس کا عنوان "صداقت مسیح موعود" تھا۔ اچھی لیاقت کے ساتھ آپ نے اپنے اس موضوع کو نباہا۔ نظم اور دعا کے بعد جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا*

خاکسارہ امۃ الحفیظ شمیم از دارالامان

شروع سال ہے مصباحی بہنیں توسیع اشاعت مصباح کیلئے کوشش فرمائیں

اور سنہ ۱۹۳۱ء کا چندہ اور سنہ ۱۹۳۰ء کا بقایا ادا فرمائیں

مینیجر مصباح قادیان

تقریر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد آیات وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّىْ جَاعِلٌ فِى الْاَرْضِ خَلِيْفَةً قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ قَالَ اِنِّىْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ تلاوت فرمائیں۔ پھر فرمایا۔ جلسے پہلے ہی میرا گلا خراب ہے۔ اور ابھی مجھے جلسہ میں تقریریں کرنی ہیں۔ اسلئے میں مجبور ہوں کہ اپنی آواز کو اس حد تک بلند کروں کہ میرے دوسرے کاموں میں حرج نہ ہو۔ پس اگر خواتین میری تقریر سننا چاہتی ہیں تو اپنی آوازیں اونچی نہ کریں۔ اسکے بعد کتاب کشتی نوح اور شہادۃ القرآن کے متعلق فرمایا کہ گذشتہ اعلان کے مطابق جنہوں نے اس کتاب کو پڑھا ہے وہ کھڑی ہو جائیں اسپر بہت سی خواتین کھڑی ہو گئیں۔ مگر حضور نے مشاہدہ کے بعد فرمایا۔ کہ یہ تعداد بہت کم ہے۔ اسلئے دوبارہ اعلان کرتا ہوں۔ کہ آئندہ سال ان کتابوں کو پوری طرح پڑھیں۔ میں پھر امتحان لونگا۔ پھر مصباح کے متعلق فرمایا کہ اس میں دینی آسان کورس جاری کرا دوں۔ بشرطیکہ اس کی اشاعت کو ترقی دیجائے۔ اسکے بعد فرمایا:۔

دنیا میں خلیفے دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جنہیں انسان بناتا ہے۔ دوسرے وہ جنہیں خدا الہام کے ذریعہ بناتا ہے۔ الہام کی بنا پر ہونیوالے خلیفہ کو نبی کہتے ہیں جو ملہم خلیفے ہوتے ہیں۔ انکے آنے پر دنیا میں فساد برپا ہو جاتا

پیغمبر اسلام کے مخالف اپنی ایڑی چوٹی کا زور لگا

ہے۔ اسلئے نہیں کہ وہ خود فسادی ہوتے ہیں۔ بلکہ وجہ یہ ہوتی ہے۔ کہ طبائع ناموافق ہوتی ہیں۔ اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کی پیدائش کے واقعہ کے متعلق فرمایا کہ اسوقت فرشتوں نے بھی یہی کہا۔ کہ آپ دنیا میں ایسے شخص کو پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ جو زمین میں فساد کرے۔ یعنی فرشتوں نے سوال کیا۔ کہ آپکی غرض تو اصلاح معلوم ہوتی ہے مگر درحقیقت یہ فساد کا موجب ہے۔ اسکے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ جو میں جانتا ہوں۔ تم نہیں جانتے۔ میں خلیفہ اسلئے بناتا ہوں۔ کہ تا اچھے اور خراب علیحدہ کیئے جائیں۔ قرآن میں پہلے اسی سوال کو لیا گیا ہے۔ کیونکہ ہر ایک نبی کی بعثت پر فساد برپا ہوئے۔ اور نبیوں کو انکا موجب بتایا گیا۔ دیگر نبیوں کے علاوہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت بھی یہی عام مقولہ تھا۔ کہ اس نے بھائی بھائی کو الگ کر دیا۔ اب حضرت مسیح موعودؑ کے وقت میں بھی لوگ یہی کہتے ہیں۔ کہ آپؑ بانیٔ فساد ہیں۔ ۷۲ فرقے تو پہلے ہی تھے۔ اب آپؑ نے احمدیوں کا ۷۳ واں فرقہ نکال دیا۔ چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ یہ تفرقے کم کیئے جاتے۔ الٹا ایک زائد کر دیا۔ شائد تمہارے خیال میں بھی جو غیر احمدی ہیں۔ یہی خیال ہو۔ اسلئے پہلے میں اسی مسئلہ کو صاف کرتا ہوں۔

پہلا سوال خون و فساد کا ہے۔ اسکے متعلق یاد رکھو۔ کہ قرآن کریم نے نبی کی آمد سے پہلے کی حقیقت یوں واضح کی ہے ظہر الفساد فی البرّ والبحر یعنی اسوقت خشکی و تری میں فساد تھے۔ اور ہمیشہ یہی ہوتا ہے۔ اب ہمیں یہ دیکھنا ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحبؑ کے آنے سے پہلے کیا دنیا ایک ہی فرقہ پر تھی؟ یا یہ فساد موجودہ پہلے ہی تھے۔ شیعہ۔ حنفی پہلے ہی موجود تھے یا نہیں گیارھویں۔ آمین۔ رفع یدین کے قضیئے پہلے ہی تھے یا نہیں اماموں کے متعلق اختلاف تھے یا نہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ غور کرو تو معلوم ہو۔ کہ اتنا فساد تھا۔ جسکی حد نہیں۔ اور جسکے سننے سے بھی شرم آتی ہے۔ افغانستان میں سینکڑوں آدمیوں کی انگلیاں مروڑ دی گئیں۔ صرف اسلئے کہ التحیات میں تشہد کے وقت وہ شہادت کی انگلی کو اٹھاتے تھے۔ اور حنفی اپنے عقیدہ کے مطابق ایسی نماز کو ضائع سمجھتے تھے۔

ایک دوست نے سنایا۔ کہ ایک مرتبہ ایک اہلحدیث حنفیوں کی مسجد میں انکے ساتھ باجماعت نماز پڑھ رہا تھا۔ التحیات میں اس نے انگلی اٹھائی۔ اسکا انگلی اٹھانا تھا۔ کہ تمام مقتدی نمازیں توڑ کر اسپر ٹوٹ پڑے۔ اور حرامی حرامی کہنا شروع کر دیا۔

چنانچہ یہ فساد مسیح موعودؑ کے آنے سے پہلے ہی تھے مسیح موعودؑ نے تو آکر اصلاح کی۔ چوٹ لگانے والا فسادی ہوتا ہے یا ڈاکٹر جو نشتر لیکر علاج پر آمادہ ہوتا ہے؟ ایک شخص کا بخار سے منہ کڑوا ہو۔ ڈاکٹر کنین دے۔ کوئی نہیں کہہ سکتا۔ کہ ظالم نے منہ کڑوا کر دیا۔ اگر ڈاکٹر بلغم کو نہ نکالتا تو جسم کی خرابی بڑھ جاتی۔ بلغم نکال دینے کا اعتراض کیسا۔ ہڈی ٹوٹی رہتی۔ اگر زخم کو نشتر سے صاف نہ کیا جاتا۔ اس پر جلن آمیز دوائی نہ چھڑکی جاتی تو مریض کی حالت کس طرح بہتر ہو سکتی۔ اس کی تو جان خطرے میں پڑ جاتی۔ اس صورت میں کس طرح کوئی ڈاکٹر کو

KHILAFAT LIBRARY

ملزم بنا سکتا ہے ٭

ایک شخص نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور اسی تفرقے کے متعلق سوال کیا۔ آپ نے فرمایا۔ اچھا بتاؤ۔ اپنا اچھا دودھ سنبھالنے کے لئے دہی کے ساتھ ملا کر رکھتے ہیں یا علیحدہ؟ ظاہر ہے کہ دہی کے ساتھ اچھا دودھ ایک منٹ بھی اچھا نہیں رہ سکتا پس فرستادہ جماعت کا درماندہ جماعت سے علیحدہ کیا جانا ضروری تھا۔ جس طرح بیمار سے پرہیز نہ ہو۔ تو تندرست بھی ساتھ گرفتار ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ وہ روحانی بیماروں سے فرستادہ جماعت کو علیحدہ رکھے اسی لئے اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ کہ جنازہ۔ شادی۔ نماز وغیرہ علیحدہ ہو۔ کیونکہ اکثر عورتیں ہی اس میں اختلاف کرتی ہیں۔ اس لئے میں عورتوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ جس طرح مریضوں کے ساتھ تندرست کی زندگی خطرہ میں پڑ جاتی ہے۔ یاد رکھو یہی حالت تمہاری غیر احمدیوں سے تعلق رکھنے سے ہوگی اکثر عورتیں کہتی ہیں۔ کہ بہن یا بھائی کا رشتہ ہوا کس طرح چھوڑا جائے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر زلزلہ آجائے یا آگ لگ جائے۔ تو ایک بہن بھائی کی پرواہ نہ کرے بلکہ اسکو پیچھے دھکیل کر خود اس گرتی ہوئی چھت سے جلدی نکل بھاگنے کی کوشش کریگی۔ تو پھر دین کے معاملہ میں کیوں یہ خیال کیا جاتا ہے۔ دراصل یہ آرام کے وقت کے جذبات ہیں مصیبت کے وقت کے نہیں۔ اگر خدا رات کو تم میں سے کسی کے پاس فرشتہ ملک الموت بھیجے جو کہے کہ حکم تو تیرے بھائی یا دوسرے عزیز کی جان نکالنے کا ہے مگر خیر میں اسکے بدلے تیری جان لیتا ہوں۔ تو کوئی عورت بھی اس کو قبول نہ کریگی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یا ایھا الذین آمنوا قوا انفسکم واھلیکم نارا یعنی بچاؤ اپنی اور اپنے اہل و عیال کی جانوں کو آگ سے۔ اب حضرت مسیح موعودؑ کی پیرو اگر دوسرے غیر احمدی سے بیاہی گئی تو خاوند کی وجہ سے یقیناً وہ احمدیت سے دور ہو جائیگی۔ یا کڑھ کڑھ کر مر جائیگی اپنے رشتہ داروں سے الگ کیجائیگی بوجہ تعصب مذہبی کے۔ تو یہ ایک آگ ہے کیا وہ خود اپنے ہاتھ سے اپنی بیٹی کو آگ میں ڈالتی؟ مگر اس طرح ایک تھوڑے سے تعلقات کے لئے اسے دائمی آگ میں ڈال دیا۔ پس اس سے بچو ٭

مسیح موعودؑ کے آنے پر جو تفرقے اٹھے یہ پہلے ہی تھے نئے نہیں۔ لیکن اگر تم قربانیاں کرو تو دوسروں کو تحریک ہو کر اس طرح یہ تفرقے مٹ سکتے ہیں۔ مثلاً احمدی ہو کر غیروں سے رشتے نہ کرو۔ اپنا نمونہ اچھا دکھاؤ۔ تو انکو بھی ترغیب ہو۔ اور اگر احمدی ہو کر بھی تم ان سے رشتے برابر قائم رکھتی ہو۔ تو وہ کہتے ہیں کہ رشتے تو ہم کو یوں بھی مل جاتے ہیں پھر احمدی ہو کر کیا کرنا۔ یاد رکھو کہ یہ قومی گناہ ہے۔ اگر تم ان سے کلّی ایسے تعلقات قطع کر لو۔ اور خدا کے لئے اس قربانی کو اختیار کرو تو ادھر تو خدا خود ان رشتہ داروں کی بجائے تم کو بہتر رشتے دیگا اور پھر تمہارے اس استقلال کے صلے میں تمہارے وہ رشتہ دار بھی واپس ملا دیگا۔ مگر شرط یہی ہے کہ تم استقلال کو ہاتھ سے نہ دو۔ یہ مت سمجھو کہ خدا تمہیں ہمیشہ کے لئے جدا ہی رکھیگا نہیں ہرگز نہیں۔ وہ تمہیں

KHILAFAT LIBRARY

ملائیگا - اور دائمی طور پر ملائیگا - وہ تمہارا استقلال دیکھتا ہے پس اپنے تعلقات خدا کے لئے قطع کرو اور راضی برضاء ہو - تا تمہارے رشتہ دار بھی تم سے بالآخر دائمی طور پر ملجائیں *

مَیں نے ایک دفعہ خواب میں دیکھا - کہ کبڈی ہو رہی ہے احمدی اور غیر احمدی دو پارٹیاں ہیں - احمدیوں کی پارٹی فریق مخالف کو پکڑ پکڑ کر لا رہی ہے - یہاں تک کہ سب ختم ہوگئے - فریق مخالف میں صرف ایک بڑا سا آدمی رہ گیا - جو دیوار کے ساتھ لگ کر رینگتا ہوا آخر احمدیوں میں ملکر کھڑا ہوگیا - اور کہنے لگا - کہ جب سارے اِدھر آگئے تو مَیں تنہا اُدھر کیا کروں - اس میں تمہارے لئے سبق ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اٹل فیصلہ ہے - کہ وہ تمہارے رشتہ داروں کو تم سے ملا کر لائیگا - لیکن اگر تم خدا کے فیصلوں کو توڑ کر یہ قرابتیں قائم کرو تو یاد رکھو کہ ہمیشہ کے لئے وہ تم سے دُور کیئے جائینگے - کیونکہ تمہارا یہ فعل خدا تعالیٰ کی مرضی کے خلاف ہوگا - پس اس کی ناراضگی ہمیشہ کیلئے تمہیں جُدا کر دیگی *

حضرت عمرؓ کے متعلق آیا ہے - کہ وہ آنحضرتؐ کے نہایت سخت مخالف تھے - اتنے سخت کہ ایک مرتبہ اپنی ایک لونڈی کو محض اسلام لانے کی وجہ سے اتنا مارا کہ اس کی آنکھیں ضائع ہو گئیں اور ایک دفعہ جب آنحضرتؐ کو مار دینے کا کفار نے منصوبہ کیا - تو آپؓ نے اس بیڑے کو اُٹھانے کا تہیّا کیا - کسی نے آپؓ کا ارادہ معلوم کر کے کہا - کہ پہلے گھر کی خبر لو - تمہاری بہن اور بہنوئی بھی تو محمدؐ کے حلقہ بگوش ہیں - اسی وقت بہن کے گھر گئے - بہن بہنوئی ایک صحابی سے قرآن شریف سُن رہے تھے - قرآن چھپا دیا گیا - عمرؓ نے آتے ہی دریافت کے بعد اپنے بہنوئی پر تلوار کا حملہ کیا - بہن آڑے آگئی اور زخمی ہو گئی - عورت کو مارنا چونکہ بزدلی کی علامت سمجھی جاتی ہے - عمرؓ شرمندہ ہو گئے - بہن کا خون بہتا دیکھ کر اس ندامت کو مٹانے کے لئے پوچھا - بتاؤ تو کیا پڑھ رہے تھے - بہنوئی نے چاہا کہ قرآن شریف دکھا دیں - مگر بہن نے جوش سے کہا تُو ناپاک ہے وہ مقدس کتاب کیونکر تجھے دکھائی جا سکتی ہے - عمرؓ چونکہ اپنے فعل اور بہن کی ایمانی قوّت سے بے حد متأثر ہو چکے تھے نرم ہو گئے اور جھٹ ایمان لے آئے - یہ اسلئے کہ عورت نے تہیّا کر لیا تھا - کہ اپنے اس معزز بھائی کو قطعی چھوڑ دینگے مگر اس مقدس دین کو نہ چھوڑینگے - پس انکے اس استقلال پر اللہ تعالیٰ نے عمرؓ کے دل کو نرم کر دیا - وہ مسلمان ہو کر اسلام کے جان نثار بن گئے - اگر عورت یہ ہمت نہ دکھاتی تو عمرؓ پر اتنا اثر نہ ہوتا - اور نہ بہن بھائی ابدی طور پر یوں ملتے کہ ذرا بھی جدائی نہ ہوتی - یاد رکھو - کہ یہ محض قربانی کا ثمرہ تھا -

KHILAFAT LIBRARY

پس اگر تم اپنے رشتہ داروں کو اپنے ساتھ ملانا چاہتی ہو - تو قربانی کرو - اللہ تعالیٰ کا نشتر فائدہ کے لئے اور اسکی سزا رحم کے لئے ہوتی ہے - وہ کبھی ظلم سے کسی کو سزا نہیں دیتا - اس کا رحم بے پایاں ہے - خود فرماتا ہے وسعت رحمتی کہ میری رحمت وسیع ہے تو وسیع رحمت والے سے کس طرح ظلم کی توقع ہو سکتی ہے - اسکے کسی فعل سے ظلم ظاہر نہیں ہوتا - دوزخ بھی محض سزا دہی اور تادیب کے لئے ایک ہسپتال ہے - جہاں کوئی چند دن رہا کوئی چند ہفتے - کوئی چند مہینے کوئی چند سال - مگر جس طرح کوئی ہمیشہ دُنیوی ہسپتالوں میں نہیں رہتا - اسی طرح

وہ ہسپتال (دوزخ) بھی دائمی نہیں۔ جنت گھر ہے۔ اور دوزخ ہسپتال۔ اللہ تعالیٰ کا رحم برداشت نہیں کرتا۔ کہ اپنے بندوں کو دائمی دکھ میں ڈال دے۔ حدیث میں آتا ہے کہ آخر ایک دن دوزخ کے دروازے جنت کی ہوائیں ہلائینگی اور اسے ٹھنڈا کر دینگی۔ یہ بھی وسیع رحمت کی دلیل ہے۔

پس تمہارے اقربا کی جدائیاں تادیب و ترقی کیلئے ہیں نہ ظلم و جور کی وجہ سے۔ جیسے ماں کے پیٹ سے بچے کا جدا ہونا اس کی ترقیات کے لئے مفید اور ضروری ہے۔ تو کیا کوئی ماں اپنے بچے کا پیٹ سے جدا ہونا ناپسند کرتی ہے۔ کیا وہ کبھی کہتی ہے۔ کہ ہائے کیوں میرا بچہ میرے پیٹ سے الگ کیا گیا ہرگز نہیں کہتی۔ کیونکہ وہ سمجھتی ہے۔ کہ اس علیحدگی میں اسکے بڑھنے اور ترقی کرنے کے راستے نکلینگے وہ پیٹ میں کوئی ترقی نہیں کر سکتا تھا:

پس خدا تعالیٰ بھی تمہارے رشتہ داروں کو اسی لئے جدا کرتا ہے کہ تا وہ ہمیشہ کیلئے ترقی کر کے تم سے آملیں

عَلَّمَ اٰدَمَ الاَسْمَاءَ

میں اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو فرمایا ہے۔ کہ اس تفرقے میں (جو تمہارے نزدیک تفرقہ ہے) مدرسہ ہے اور اس طرح الگ کر کے علوم سے بہرہ ور کرنا مقصود ہے۔

دیکھو اگر بہن بھائی ماں باپ سب اکٹھے ہوں تو تعلیم کیونکر پوری ہو سکتی ہے۔ لیکن سکول علیحدہ ہو ہے تو تعلیم کا انتظام بھی مکمل ہو سکتا ہے۔ ایک لڑکا جو خاص طور پر سکول بھیجا جائے خیال کرتا ہے۔ کہ میں تمام رشتہ داروں سے محض تعلیمی غرض سے علیحدہ کیا گیا ہوں۔ اس طرح پڑھنے اور پڑھانے والے دونو کو اس فرض کا احساس رہتا ہے۔ اور غرض بھی پوری ہوتی ہے۔ اکٹھا رہ کر یہ احساس ناممکن ہے پس عَلَّمَ اٰدَمَ الاَسْمَاءَ کا یہ مطلب ہوا۔ کہ ہم نے تعلیم کے تمام پہلوؤں یا شعبوں کو مکمل کرنے کیلئے خلیفہ بنایا کہ تا وہ اس طرح لوگوں کو علیحدہ کر کے تعلیم دے۔ اور خدا کی صفتوں کا علم مخلوق کو دے۔ پس یہ علیحدگی زحمت نہیں۔ رحمت ہے۔ روحانی بیماروں سے علیحدگی بغیر خدا کو پالینا تمہارے لئے ناممکن تھا۔ اب علیحدہ ہو کر تم نے خدا کو پالیا۔ تو یہ تم کو نہایت بیش قیمت نعمت مل گئی۔ جس کا جتنا شکر کرو تھوڑا ہے۔ نہ کہ الٹا ان اقربا کی جدائیوں پر گھبراؤ یا لغزش دکھاؤ۔ میں مکرر نصیحت کرتا ہوں کہ ان رشتہ داروں سے جن کا روحانی طور پر تم سے قطع تعلق ہو چکا رشتہ داریاں قائم نہ کرو۔ انکے جنازوں وغیرہ میں شرکت نہ کرو۔ اپنے آپ کو ان تعلقات کی وجہ سے خدا تعالیٰ کے عذاب کے مورد نہ بناؤ۔ اب اسکے بعد میں خدا کے علم کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں:

سب سے ضروری چیز خدا کا علم ہے

KHILAFAT LIBRARY

بہت عورتیں سمجھتی ہونگی کہ ہمیں خدا کا علم ہے۔ مگر نہیں وہ خدا کو نہیں جانتیں۔ اگر جانتیں تو اسپر پورا پورا ایمان ہوتا نہ جاننے کے سبب سے ہی عورتیں جھٹ ہر کام اور ہر انجام پر تقدیر کو لے بیٹھتی ہیں۔ یہ ثبوت ہے خدا کا علم نہ ہونے کا۔ اور اس کی صفات

KHILAFAT LIBRARY

سے بے خبری کا +

یاد رکھو۔ یہ تمہارا تقدیر کا مسئلہ غلط ہے۔ اپنی کوتاہیوں کے صلہ میں جو بدانجامیاں ظاہر ہوتی ہیں انکا نام تم تقدیر رکھکر خدا پر الزام رکھتی ہو۔ یہ نہیں خیال کرتیں۔ کہ خدا جو اتنا بڑا زمین و آسمان کا بادشاہ ہے اسکو کیا ضرورت ہے کہ تم میں سے کسی کو دکھ دے کسی کو سُکھ کسی کو رُلائے کسی کو ہنسائے۔ اسکا اس میں کیا فائدہ ہے۔ کیا کوئی ماں پسند کرتی ہے۔ کہ ایک بیٹا جیئے ایک مرجائے۔ ایک اندھا ہو ایک سوجاکھا ایک بیمار ہو ایک تندرست۔ یہ جاہلانہ خیال ہے۔ ہماری قوم کی بہت سی تباہی یہی تقدیر کا مسئلہ ہے۔ اسی مسئلہ کی طفیل ہماری کوششیں ضائع ہو گئیں ہماری محنتیں برباد ہو گئیں۔ اور ہماری تمام سرگرمیاں بے ثمر رہ گئیں۔

تم خوب یاد رکھو کہ یہ تقدیری مسئلہ بالکل غلط ہے اللہ تعالیٰ نے قانون بنائے ہیں جو انپر سیدھے چلے انہوں نے کامیابی پائی جو اُلٹے چلے وہ ناکام رہ گئے۔ مثلاً یہی جلسہ ہے جس میں کوئی پیچھے بیٹھی ہیں کوئی آگے لیکن کیا اس طرح انکو خدا نے بٹھلایا ہے۔ مانا کہ منتظمات کا بھی ایک حد تک اس میں دخل ہوگا۔ مگر پھر بھی پہلے اور پیچھے کا فرق ضرور ہے۔ پہلے آنیوالی کو اچھی اور قریب جگہ مل گئی پیچھے آنیوالی کو دور اس میں تقدیر کا کیا دخل ہے۔

حضرت عمرؓ کے زمانہ میں ایک دفعہ طاعون کے موقعہ پر لوگوں نے کہا یہاں سے چلے جانا چاہیئے حضرت عمرؓ کی بھی یہی رائے تھی۔ مگر آجکل کے مسئلہ کے مطابق اسوقت بھی چند ایسے تھے جنہوں نے اختلاف کیا اور اسی تقدیر کو پیش کر کے کہا اَتَفِرُّ مِنْ قَدَرِ اللہ یعنی کیا تم تقدیر سے بھاگتے ہو۔ مگر اس کا جواب حضرت عمرؓ نے کیا ہی لطیف دیا فرمایا اَفِرُّ مِنْ قَدَرِ اللہ اِلیٰ قَدَرِ اللہ سوچو کہ اگر یہ تقدیر ہے کہ ایک کیڑے کے کاٹنے سے آدمی بیمار ہو تو یہ بھی تو تقدیر ہے کہ ڈاکٹر دوائی دے اور وہ اچھا ہو جائے۔ تم ایک تقدیر پر ایمان لاتی ہو دوسری پر نہیں +

تمہاری مثال اُس مراثی کی سی ہے جو نکھٹو تھا بیوی معاش کیلئے مجبور کرتی تھی اور وہ عذر کرتا کہ کوئی کام ہی نہیں ملتا آخر ایک دفعہ فوج میں بھرتی ہوئی بیوی نے کہا کہ تو اس میں ہی شامل ہو جا۔ کہنے لگا شائد تو میری موت کی خواہشمند ہے کیونکہ بھرتی جنگ کے لئے ہے اور جنگ میں موت ہی ہے بیوی نے اسکو سبق دینے کے لئے چکی میں دانے پیسے جن میں کچھ ثابت رہے کچھ پس گئے اور خاوند سے کہا کہ دیکھ سارے ہی دانے چکی میں پس نہیں جاتے ثابت بھی تو رہتے ہیں۔ پس تُو نے کیونکر کہا کہ جنگ میں سب کی موت ہی ہے۔ وہ کہنے لگا تو مجھے پسے ہوئے دانوں میں شمار کر +

کیا تم یہ سمجھتی ہو کہ کوئی بچہ ماں کی پھٹکار سے بیمار ہوا یا ماں کی بددعا سے مرا؟ مگر اللہ تعالیٰ کے متعلق تم نہایت بے باکی اور بے خوفی سے کہدیتی ہو کہ یہ ظلم خدا کی تقدیر ہے۔ تم خدا کو مالک خیال کرتی ہو

تو ساتھ رحیم بھی خیال کرو۔ ظالم کیوں خیال کرتی ہو۔ خدا کا کیا فائدہ ہے۔ کہ تمہارے بچے کو بیمار کرے۔ تم نے اسکو ننگا رکھا۔ تم نے بے احتیاطی کی۔ تم نے بد پرہیزی کی۔ وہ نمونیہ میں مبتلا ہوگیا۔ اب تم خدا پر الزام رکھتی ہو۔ اپنی غفلت نہیں کہتیں۔ تمہارا بچہ جاہل رہا اس لئے کہ تم نے اسے پڑھنے کا شوق نہ دلایا۔ اس کی تادیب نہ کی۔ اسکو آوارگی سے نہ بچایا۔ مگر اپنے اس قصور پر اب تقدیر کا حوالہ دیتی ہو۔ بھلا کب خدا کے فرشتوں نے تمہارے بچے کو جاہل رہنے کی ترغیب دی۔ کب انہوں نے تمہارے بچے کی کتابیں چھین لیں۔ کب اسکے سکول کے راستے کو روکا۔ یہی وہ تقدیر کا مسئلہ ہے۔ کہ جس پر ایمان لاکر ہمارا ملک خدا کے فضلوں سے محروم ہوگیا۔ دیکھو اسی ملک کے انگریز بچے تندرست اور تمہارے بیمار ہیں۔ اس میں انگریز تعلیم یافتہ اور تم جاہل۔ انگریز آسودہ حال۔ تم فلاکت زدہ۔ وہ عالی مرتبہ اور بشاش۔ تم سراپا نکبت اور غمگین۔ اس کی وجہ یہ نہیں کہ تقدیر کی ان سے دوستی۔ اور تم سے دشمنی ہے بلکہ وجہ محض یہ ہے۔ کہ انہوں نے قانون قدرت کے مطابق کام کیا۔ یا یوں کہو کہ دنیا کی مشینری کا صحیح استعمال کیا اور فائدہ اٹھایا۔ مگر تم نے نافرمانی اور خلاف قاعدگی سے نقصان پایا۔ جب بچہ بیمار ہوجاتا ہے تمہاری غفلت کی وجہ سے۔ تمہاری بے وقوفی کی وجہ سے۔ تمہاری جہالت کی وجہ سے۔ تو تم اسکو تقدیر سے وابستہ کرتی ہو۔ اپنی غلطی کو نہیں مانتیں اور نہ اپنی اصلاح کی کوشش کرتی ہو۔ خود تربیت کا خیال نہیں رکھتیں۔ مگر جب وہ خراب و اوباش ہوجاتا ہے۔ تو کہتی ہو "جی تقدیر" یاد رکھو یہ تمام باتیں غفلت اور قانون شکنی کی ہیں۔ خدا نے قانون بنائے ہیں۔ ان پر چلنے والے کامیاب ہونگے۔ خلاف ورزی کرنے والے تباہ۔ پس میں پھر کہتا ہوں۔ کہ اس تقدیر کی آڑ میں خدا پر الزام نہ رکھو۔ علّم آدم الاسماء کا یہی مطلب ہے کہ خدا کا علم یعنی اسکی صفات سے واقفیت۔ تم خدا کی فرستادہ جماعت کا حصہ ہو۔ تم کو اس کی ذات کا علم ہونا ضروری ہے۔ تم تقدیر کو چھوڑو۔ تقدیر خدا کے ساتھ اچھے موقعوں پر منسوب کرو۔ جانو کہ وہ قادر ہے وہ رحیم ہے وہ کریم ہے وہ رحمان ہے وہ عقدہ کشا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس مسئلہ تقدیر کو کیسی لطیف شان دی ہے۔ فرماتے ہیں۔ بیمار میں پڑتا ہوں۔ شفا خدا دیتا ہے۔ جاہل میں رہتا ہوں۔ علم خدا دیتا ہے۔ غفلت میں کرتا ہوں۔ ہوش میں وہ لاتا ہے۔ پس تم بھی ظالمانہ باتیں خدا کی طرف منسوب نہ کرو۔ اپنی غفلتوں اور کوتاہیوں کو دور کرو۔ اسکے بنائے ہوئے قوانین کو صحیح طریق سے عمل میں لاؤ۔ تا یہ ادبار تم سے دور ہو۔ اور یہ بات یاد رکھو۔ کہ آئندہ ہماری جماعت میں یہ مسئلہ نہ اٹھے۔

دوسرا مسئلہ دعا کا ہے

یہ ایسا ہتھیار ہے۔ کہ جہاں پڑے کاٹ دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے رسول سے فرماتا ہے۔ کہ اے میرے رسول! ہمارے بندوں سے کہدے۔ کہ میرا رب تمہارا

کیا پروا کرتا ہے۔ اگر تم دعا سے اسکے ساتھ تعلق نہ رکھو۔ مگر افسوس ہمارے ملک میں دعا کی ایسی بیقدری ہوئی ہے کہ ٹوٹی جوتی کی بھی نہ ہوتی ہو۔ حالانکہ اسلام نے مسلمانوں کو یہ ایک ایسا ہتھیار دیا جس پر مسلمان جتنا بھی ناز کرتے کم تھا۔ دعا خالق اور مخلوق کے مابین راستے کی سیڑھی ہے۔

ایک دفعہ حضرت مسیح موعودؑ نے خواب میں دیکھا کہ ایک کھائی کھلی ہوئی ہے۔ اور بھیڑیں لیٹی ہوئی ہیں گویا ذبح کرنی ہیں۔ جب حضرت مسیح موعودؑ وہاں پہنچے تو ان لوگوں نے کہا کہ ہم آپؑ کے منتظر تھے کہ انکو ذبح کریں۔ اسوقت کشفی طور پر آپکو معلوم ہوا۔ کہ بھیڑیں گنہگار انسان ہیں پھر آواز آئی کہ قل ما یعبأ بکم ربی لولا دعاء کم خدا سے دعا کرو کہ تمھاری سختیاں معاف ہوں۔ گویا سخت سے سخت مشکلات کا حل دعا سے ہوسکتا ہے اگر دعا نہ ہوتی۔ تو انسانی زندگی بالکل بے کیف رہتی۔

KHILAFAT LIBRARY

حضرت مسیح ناصریؑ نے کیا لطیف فرمایا کہ "انسان روٹی سے نہیں خدا کے کلام سے زندہ رہتا ہے۔" پس خدا کا علم اور اسکے بعد دعا انسانی زندگی کے لئے ضروری ہیں۔ اسکے بغیر تمھاری زندگیاں بیکار تمھارے کام بے ثمار ہیں۔ یہ مت خیال کرو دنیا میں بڑے بڑے بادشاہ خدا کو نہیں مانتے اور وہ پھر بھی بڑے خوش نصیب ہیں۔ یہ صحیح مگر بادشاہت کوئی کامیابی نہیں۔ اگر کوئی اس پر گھمنڈ کرتا ہے۔ تو اس کی بیوقوفی ہے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ جس طرح ایک کس مپرس چوہڑا جان کندنی یا تکلیف جسمانی کے وقت درد و کرب سے کراہتا ہے اسی طرح ایک طاقتور مگر خدا کو نہ ماننے والا بادشاہ بھی۔

زندگی نبیوں کی دیکھو۔ کہ جن کو زمانہ کے شدائد کی کچھ پروا نہیں۔ دکھوں کا غم نہیں مصائب میں سینہ سپر بھی ہیں اور بے فکر بھی۔ غرض انکا دل اس طرح مطمئن ہے کہ تمام جہان کی بادشاہت حاصل کر کے ایک دنیاوی بادشاہ کو بھی نہیں ہوسکتا۔ وجہ یہ کہ دنیاوی بادشاہ کا بھروسہ اسباب مادی پر ہوتا ہے۔ مگر خدا کے فرستادہ کا چونکہ خدا کے ساتھ تعلق مضبوط ہوتا ہے۔ پس وہ اپنے اس حامی کی حمائت میں ہر طرح بے فکر رہتا ہے۔ گو اس کے پاس مادی اسباب کی قلت ہو بلکہ نہ ہونے کے برابر مگر اسکی مسرت اور اسکے اطمینان کو کوئی نہیں پا سکتا۔

حضرت مسیح موعودؑ کے پاس کونسی سلطنت یا طاقت تھی۔ مگر آپؑ مصائب اور شدائد زمانہ سے بے فکر تھے۔ زار روس جو ایک نہایت بلند بادشاہ تھا اس کے متعلق آپؑ نے پیشگوئی فرمائی۔ کہ وہ نہایت بیکسی کی حالت میں تباہ ہوگا۔ جو اسی طرح ہوا۔ اب شہنشاہ زار کی پہلی قوت دیکھو۔ پھر اس پیشگوئی کے بعد اسکی بیکسی۔ پس معلوم ہوا۔ کہ دنیا کے بادشاہوں کی کچھ حقیقت نہیں ہوتی۔ وہ بالکل مردہ بدست زندہ کی مثال ہیں۔ مگر خدا کے پیارے ہر طرح با اقتدار۔

ایک ولی بزرگ کا واقعہ ہے جو دہلی میں رہتے

تھے۔ بادشاہ وقت ان سے ناراض ہو گیا۔ کہیں دہلی سے باہر گیا ہوا تھا۔ دشمن نے کوئی چغلی لگائی۔ اور بادشاہ نے فیصلہ کیا۔ کہ دہلی پہنچتے ہی اس بزرگ کو سزائے موت دونگا۔ لوگوں نے آپ سے کہا۔ کہ آپ بادشاہ کے آنے سے پہلے ہی یہاں سے کہیں چلے جائیں یا معافی مانگیں۔ مگر آپ خاموش رہے۔ یہاں تک بادشاہ دہلی کے قریب پہنچ گیا۔ خبریں آتی تھیں کہ بادشاہ ان بزرگ پر غضبناک ہو رہا ہے اور آتے ہی عبرتناک سزا دیگا۔ خیر خواہوں نے پھر وہی مشورہ دیا۔ مگر آپ نے کہا آنے دو۔ ہوا کیا۔ آخر بادشاہ ہے خدا تو نہیں"۔ یہاں تک کہ سنا گیا۔ کہ کل صبح بادشاہ کی سواری شہر میں داخل ہوگی۔ بادشاہ اب دہلی کے بہت نزدیک ہے۔ مگر ان بزرگ نے بڑے اطمینان سے فرمایا "ہنوز دلی دور است"۔ سننے والے حیران تھے۔ کہ بادشاہ چند لمحوں میں آیا چاہتا ہے۔ یہ دلی دور بتاتے ہیں۔ مگر اسی رات کو بادشاہ قولنج سے مرگیا اور اُسے دلی میں داخل ہونا نصیب ہی نہ ہوا ٭

آنحضرت صلعم کے متعلق واقعہ ہے کہ دنیوی حالت نہایت غربت میں تھی، ہاں! ظاہری حالت بے بسی کی سی۔ مگر باوجود اس ظاہری بے سروسامانی کے ایران کے بادشاہ کے پاس آپ کی نبوت اور ترقی کی رپورٹیں برابر پہنچتی تھیں اور وہ آپ سے باوجود بادشاہ ہونے کے خائف تھا۔ آخر اس نے عرب کے گورنر کو آپکی گرفتاری کا حکم بھیجا۔ آدمی شاہی حکم لیکر آپ کے پاس آئے اور صاف صاف عرض کر دیا۔ اور کہا کہ نافرمانی نہ کیجے۔ بے چون و چرا ہمارے ہاتھ لیے آپکو دے دیجے۔ بادشاہ بہت بڑا ہے۔ اس کے حکم کی تعمیل میں ایران چلئے۔ اسی میں آپ کا بھلا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ کل اس کا جواب دونگا۔ دوسرے دن آپ نے ان سے فرمایا سنو! آج رات میرے خدا نے تمہارے خدا کو مار دیا۔ جاؤ واپس۔ اُنہوں نے واپس جا کر من و عن گورنر کو کہدیا۔ گورنر حیران ہو گیا۔ اور وہ ایران کی ڈاک کا منتظر رہا۔ یہاں تک کہ وہی اطلاع اس کو پہنچی۔ کہ خود اسکے بیٹے نے اسکو قتل کر دیا اور اسی رات جس رات آپ نے فرمایا تھا۔ خط میں یہ بھی لکھا تھا۔ کہ ہمارا باپ بڑا ظالم تھا۔ ہم نے اسکو مار دیا اب ہم خود بادشاہ ہیں۔ ہمارے باپ نے از راہ ظلم عرب کے ایک شخص کو قتل کا حکم دیا ہے۔ اب چونکہ وہ مارا گیا۔ ہم اس کے حکم کو منسوخ کرتے ہیں۔

تو اب دیکھو بادشاہت دنیا میں کوئی چیز نہیں۔ اصل مقصود تو یہ ہے۔ کہ خطروں سے محفوظ ہو جائیں اور خطروں سے وہی محفوظ ہو سکتے ہیں جو خدا کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ خدا کی صفات پر ایمان لاتے۔ اور دعاؤں سے اس کی مدد کو پاتے ہیں۔ ہاں تو یاد رکھو کہ خدا سنتا ہے۔ مگر قاعدے سے قانون قدرت کے مطابق۔ کیا دیوار پر آٹا دے مارنے سے روٹی پک سکتی ہے؟ بلکہ روٹی اسی قاعدے سے پکیگی جو قواعد اس کے لئے بنائے گئے ہیں۔ پس دعا بھی اسی قاعدے سے قبول ہوگی جو اسکے لئے مقرر ہے ٭

اب میں دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ تمہیں سمجھنے کی توفیق دے۔ آمین ٭

مرتبہ خاکسارہ محتاج دعا شمیم از دارالامان

شہزادی زیب النسا بیگم

آج میں جس فخر زمان و یکتائے روزگار خاتون کے حالات لکھنا چاہتی ہوں وہ خاندان مغلیہ کی ایک عالمہ و فاضلہ اور شاعرہ خاتون تھی جسکے نام سے صنف نسواں کی عزت قائم ہے۔

زبان پہ بارِ خدایا یہ کس کا نام آیا
کہ میرے نطق نے بوسے مری زباں کیلئے

شہزادی زیب النسا بیگم خاندان تیموریہ کے چھٹے تاجدار شہنشاہ عالمگیر اورنگ زیب کی بڑی بیٹی تھیں۔

شہزادی سنہ ۱۰۴۷ھ / ۱۶۳۷ء میں پیدا ہوئیں۔ اور ان کی تربیت و پرورش کے لئے اعلیٰ خاندان کی شریف عورتیں مقرر ہوتیں۔

سن تمیز کے پہنچنے پر بادشاہ نے اس کی تعلیم کا انتظام نہایت اعلیٰ پیمانہ پر شروع کیا۔ حافظہ مریم جو اس زمانہ کی ایک نہایت قابل اور شہرہ آفاق خاتون تھیں۔ شہزادی کی معلمہ مقرر ہوئیں۔ اِن سے شہزادی نے قرآن مجید حفظ کیا۔ اور فارسی و عربی میں اعلیٰ قابلیت حاصل کی۔ اسکے بعد بڑے بڑے علماء و فضلا سے بھی شہزادی نے تلمذ حاصل کیا۔ شہزادی اپنی طالب علمی کے زمانہ میں بھی نہایت ذہین و زود فہم اور شوقین تھی۔ اسکی زیرکی و دانائی اور قابلیت کے آثار بچپن ہی سے نمایاں ہونے لگے تھے

بالائے سرش ز ہوشمندی
می تافت ستارۂ بلندی

مثل مشہور ہے کہ "ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات" اسپر عمدہ تعلیم و تربیت نے سونے پر سہاگہ کا کام کیا اور اس نے نہایت کم سنی میں اپنی بے مثل قابلیت کا سکہ اپنے زمانہ کے بڑے مدبروں اور علما و فضلا پر بٹھا کر ان سے خراج تحسین وصول کر لیا۔

زیب النسا بیگم عربی۔ فارسی۔ صرف و نحو۔ فقہ اور حدیث وغیرہ میں ید طولیٰ رکھتی تھی۔ اسکے دماغ میں قدرت نے بے مثل جوہر قابلیت ودیعت کیا تھا۔ اسکا سینہ معرفت روحانی کا گنجینہ تھا۔ شہزادی ایسے سوز و گداز سے قرآن مجید کی تلاوت کرتی کہ سننے والوں پر ایک وجدانی کیفیت طاری ہو جاتی اور بے اختیار آنسو نکل پڑتے۔

شہزادی زیب النسا بیگم نہایت اعلیٰ پایہ کی خوشنویس بھی تھی۔ خط نستعلیق۔ خط شکست۔ خط نسخ وغیرہ ہر اقسام کے خطوط لکھنے میں کمال رکھتی تھی۔

چونکہ زیب النسا بیگم نے اپنی تمام عمر علمی و روحانی خیالات اور شاعرانہ ذوق و شوق کے باعث شادی نہیں کی اس لئے اسکے سوانح نویسوں نے اسپر نہایت شرمناک الزامات لگائے ہیں۔ اور اسکی سوانح حیات میں شامل کر دیئے ہیں۔ جن میں سب سے زیادہ مشہور عاقل خاں کا واقعہ ہے۔ جسکو آجکل کے تمام اردو سوانح نویسوں نے لکھا ہے۔

واقعہ یوں بیان کیا جاتا ہے کہ عاقل خاں کی آمد و رفت شاعری کے سلسلہ میں محل میں ہو گئی اور آہستہ آہستہ بڑھتی گئی۔ آخر اورنگ زیب کو ان واقعات کا پتہ لگ گیا۔ اور ایک موقعہ پر عاقل خاں کی موجودگی کی اطلاع مخبروں نے بادشاہ کو کر دی اور وہ محل میں موقعہ پر پہنچ گیا

KHILAFAT LIBRARY

شہزادی نے بادشاہ کی آمد کی اطلاع پاکر۔ عاقل خاں کو ایک دیگ کے اندر جو چولھے پر رکھی ہوئی تھی چھپا دیا۔ بادشاہ آئے۔ دیگ کی بابت استفسار کیا۔ شہزادی نے کہا غسل کے لئے پانی گرم کرنے کو رکھا گیا ہے۔ بادشاہ نے آگ جلانے کا حکم دیا۔ آگ جلادی گئی۔ اور عاقل خاں دیگ میں جل کر خاک ہو گیا۔ اور اسکے بعد جلد ہی بادشاہ نے شہزادی کا چار لاکھ سالانہ وظیفہ بند کرکے قلعہ میں شہزادی کو قید کر دیا ؛

یہ ہے اس فسانہ کا ملخص جو آجکل کے بازاری مؤرخوں نے اپنی کتابوں کی دلچسپی بڑھانے کیلئے رنگ آمیزی کرکے اور مزے لے لے کر لکھا ہے۔

اب اگر اس واقعہ پر بنظر انصاف غور کیا جائے تو یہ کسی طرح قرین قیاس نہیں ہے کہ عالمگیر جیسے سخت گیر۔ پابند مذہب۔ باخبر۔ ہوشیار بادشاہ کی موجودگی میں محلسرا کی کسی عورت کو ایک غیر مرد سے تعلقات بڑھانے کی ہمت ہو۔

عہد مغلیہ میں غیر مرد کی محلسرا کے اندر کبھی آمدورفت نہیں ہوئی اور نہ ہو سکتی تھی۔ کیونکہ شاہان مغلیہ کا انتظام نہایت سخت تھا۔ اور کسی کو محل میں داخل ہونے کی جرأت نہ ہو سکتی تھی۔

پہرہ ایسا سخت تھا۔ کہ جب بیگمات مغلیہ کی سواری نکلتی تو انکے ہاتھی کے آگے پیچھے تاتاری و کشمیری عورتیں مختلف اوزاروں سے مسلح گھوڑوں پر سوار ہوتی تھیں اور دائیں بائیں تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر پیادے سپاہی نیزے ہاتھوں میں لئے دور باش کی صدائیں لگاتے ہوئے چلتے تھے۔

اس واقعہ کو تاریخ کی روشنی میں دیکھا جائے تو بھی اس کا کلی طور پر بطلان ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ عاقل خاں جوانی میں اس طرح دیگ میں جل کر نہیں مرا بلکہ ستر سال کی عمر میں جبکہ اسکے لڑکے اور پوتے موجود تھے طبعی تقاضا کے مطابق راہی ملک بقا ہوا۔ اور اسوقت (یعنی انتقال کے وقت) وہ صوبہ دہلی کا گورنر تھا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ واقعہ بالکل غلط ہے۔ کیونکہ اگر اس واقعہ کی کچھ بھی حقیقت ہوتی تو ممکن نہ تھا کہ بادشاہ کو اس کی خبر نہ ہوتی اور اگر خبر تھی تو بادشاہ ان حالات کی موجودگی میں عاقل خاں کو ایسے عہدہ جلیلہ پر ہرگز متمکن نہ کرتا۔ اور عاقل خاں گورنری سے پہلے بھی بہت سے بڑے بڑے عہدوں پر سرفراز رہ چکا تھا۔

پٹنہ کالج کے ایک پروفیسر مسٹر جادو ناتھ صاحب نے بھی ۲۰ سال تک مسلسل عہد مغلیہ کی تواریخ کا مطالعہ کرنے کے بعد لکھا ہے کہ اس واقعہ کی تاریخی حیثیت سے کچھ بھی حقیقت نہیں ہے۔ اور یہ انیسویں صدی کے مؤرخوں کے من گھڑت قصے ہیں۔ عاقل خاں کے افسانہ کا نہ کسی ہمعصر تاریخ میں ذکر ہے۔ نہ اسکے بعد کی تاریخوں میں یہ واقعہ نقل کیا گیا ہے۔

فرانسیسی مؤرخ ڈاکٹر برنیر صاحب نے بھی اس کا کہیں ذکر نہیں کیا۔ میں سمجھتی ہوں کہ میں نے اس واقعہ پر اپنے مختصر مضمون میں کافی روشنی ڈالدی ہے۔ اور مزید لکھنے کی حاجت نہیں ہے ؛

زیب النسا بیگم کو چار لاکھ روپیہ سالانہ کا وظیفہ

خزانہ شاہی سے ملتا تھا۔ زیب النسا شاعرہ بھی تھی اور شاعرہ بھی معمولی نہیں بلکہ ایک مشہور و معروف شاعرہ تھی اور فی البدیہہ اشعار موزون کرنے میں لاجواب قابلیت رکھتی تھی۔

شہزادی کے فن شاعری کے اُستاد مُلّا سعید اصفہانی تھے۔ شہزادی کی تحریر و تقریر نہایت فصیح و بلیغ ہوتی تھی۔ علما و فضلا کی بہت قدردان تھی اور اپنی آمدنی کا معتد بہ حصہ اس ذوق کی نذر کردیتی۔ اس نے ایک بڑا عالیشان محل شعرا کے لئے تعمیر کرایا تھا۔ اور اس میں نادر و نایاب کتابوں کا ایک کتب خانہ قائم کیا تھا۔ بڑے بڑے علما و فضلا اور شعرا اسکے در دولت پر حاضر ہوتے اور اپنی علمی خدمات پیش کرتے اور وہ انہیں انعام و اکرام اور زر و جواہر سے مالا مال کردیتی۔ بڑے بڑے اعیان سلطنت اور مدبّران مملکت اسکی سرکار میں حاضر ہونے کے آرزو مند رہا کرتے۔

زیب التفاسیر زیب النسا ہی کے حکم سے ترجمہ کی گئی تھی۔ جو امام رازی کی مشہور تصنیف تفسیر کبیر کا ترجمہ ہے۔ ایران توران اور دُور دُور کے علما و شعرا اسکے آستانہ پر حاضر ہوکر اپنی خدمات کا بیش بہا صلہ پاتے۔

شاعری و تصوف سے شہزادی کو لگاؤ اور دلچسپی تھی اس لئے اس نے کشمکش ہائے دنیوی میں پھنس کر اپنے آپ کو صرف علم ہی کے لئے وقف کردیا تھا۔ اور اپنا تمام وقت مناظر قدرت کے نظارہ میں اور شاعرانہ خیالات اور علمی ذوق کے پورا کرنے میں صرف کردیتی۔ اب اسکی یادگار میں اس کا کلام دیوان مخفی کے نام سے مشہور ہے بعض لوگ دیوان مخفی کو زیب النسا کا کلام نہیں سمجھتے اور انہوں نے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ یہ اسکا کلام نہیں ہے بلکہ کسی ایرانی شاعر کا کلام ہے۔ مگر اکثر محققین کا اسی پر اتفاق ہے کہ دیوان مخفی زیب النسا کا کلام ہے۔

شہزادی کا کلام فصاحت و بلاغت اور جذبات روحانی سے پُر اور نہایت پاکیزہ ہے۔

اسکے دماغ میں فہم و فراست عقلمندی۔ دانشمندی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ عالمگیر اس کی بہت عزت کرتا اور اکثر امور مملکت اور بڑے بڑے سیاسی معاملات میں بھی اس سے مشورے طلب کرتا۔ اور واقعی وہ پیچیدہ سیاسی گتھیوں کو چشم زدن میں سلجھا دینے میں کمال رکھتی تھی۔

درحقیقت اب روشن آرا کی جگہ پر زیب النسا کا سکہ قلعہ میں بھی چلنے لگا۔ اور ملک میں اسکے سیاسی تدبر نیک بختی رحمدلی سخاوت اور علمی قابلیت کا طوطی بولنے لگا۔ یہی زمانہ روشن آرا کے زوال اور زیب النسا کے کمال کا تھا۔ سنہ ۱۶۸۰ء / سنہ ۱۰۹۱ھ شہزادہ اکبر نے راجپوتوں کے فریب میں آکر بادشاہ سے بغاوت کردی۔ لڑائی میں شہزادہ کو شکست ہوگئی۔ بغاوت فرو ہونیکے بعد جب تحقیقات شروع ہوئی تو شہزادی کی بھی سازش پائی گئی کیونکہ شہزادہ کے دفتر سے شہزادی زیب النسا کے خطوط بھی برآمد ہوئے تھے۔ اس قصور میں اورنگ زیب نے اسکا چار لاکھ سالانہ کا وظیفہ بند کرکے اسے قلعہ میں نظر بند کردیا تھا۔ چند ماہ بعد جب بادشاہ کا غصہ فرو ہوا تو زیب النسا کو نظر بندی سے آزاد کیا اور وظیفہ بھی بدستور سابق جاری کردیا۔

زیب النسا بیگم نے ایک عظیم الشان باغ لاہور میں بنوایا تھا اسکے اندر اپنے لئے ایک نہایت خوبصورت سنگ مرمر کا مقبرہ تعمیر کرایا تھا۔ باغ اب بھی تباہ شدہ حالت میں بے ثباتی دنیا کا نقشہ اپنے سیاحوں کے سامنے پیش کرتا ہے کیونکہ اس کا نفیس سنگ مرمر مہاراجہ رنجیت سنگھ نے نکلوا لیا تھا زیب النسا بیگم نے بعمر ۶۴ سال اس جہان فانی سے عالم جاودانی کا سفر اختیار کیا۔

زیب النسا کی قبر کے بارے میں کوئی مقام خاص طور پر نہیں بتایا جاسکتا کیونکہ مؤرخوں کا اسمیں بہت اختلاف ہے۔ کوئی لاہور (اس باغ کے مقبرہ میں جسکا اوپر ذکر ہوچکا ہے) اس کا مدفن بتاتا ہے کوئی دہلی میں اسکا دائمی مسکن کہتا ہے کسی کا بیان ہے کہ دہلی کے باہر اسکی قبر تھی جسپر اب ریل کی سڑک بن گئی ہے۔ اگر یہ بیان سچ ہے کہ وہ پاکدامن۔ سراپا ناز اور فخر نسواں خاتون جسکے قلم سے وہ وہ درر بے بہا نکلے جسکی دمک سے آج بھی آنکھیں خیرہ ہو رہی ہیں جسنے صفحہ قرطاس پر قلم سے تخیل کے چمکدار اور گرانمایہ موتی بکھیر دیئے تھے جنہوں نے اسکے نام کو خلعت شہرت عام اور بقائے دوام کا تاج پہنا دیا۔ اسکے سینے پر ریل جاری ہے اور اگر نہیں تو کوئی یقین کے ساتھ نہیں بتا سکتا کہ اسکی دائمی خوابگاہ کہاں ہے اور وہ کس خطۂ زمین ...... پر خواب نوشین کا مزا لے رہی ہے۔

خاکسار شفیقہ بیگم از کلکتہ

KHILAFAT LIBRARY

جلد ۵ نمبر ۳

پورا اسلامی کتب خانہ کی برابر

ایک زبردست اسلامی انسائیکلوپیڈیا

جو ساٹھ اسلامی ضخیم کتابوں کی روح ہے اور جس میں دس ہزار سے زائد دینی اور دنیاوی مسائل ہیں

جس میں ایک دنیادار اور ایک دیندار کی دنیاوی اور دینی ضروریات کی کوئی ایسی معلومات نہیں ہے جو موجود نہ ہو یہ کتاب پوری اسلامی کتب خانہ کی برابر ہے ہر اس شخص کیلئے جو دیندار ہے اور ہر اس مسلمان کے لئے جو دنیادار ہے اور ہر اس شخص کے لئے جو دینی اور دنیاوی ترقی چاہتا ہے۔

فلاح دین و دنیا

کا مطالعہ اتنا ہی ضروری ہے جتنی کہ ایک انسان کیلئے ہوا اور غذا کی ضرورت ہے اس میں آج سے ایک ہزار سال پہلے کی کتابوں سے لے کر اس وقت تک تمام قدیم و جدید کتابوں کی روح ہے اس کتاب کی اہمیت کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ ہندوستان جیسے غریب ملک میں یہ کتاب بلا مبالغہ ہزار کی تعداد میں فروخت ہو چکی ہے

اس میں نہایت مکمل دینی اور دنیاوی معلومات ہے اس میں اخلاق کی تعلیم ہے اس میں معاشرت کا درس ہے اس میں موت اور زندگی کی پیچیدگیوں کا حل ہے اس میں کھانے پینے سونے اور رہائش کے اصول ہیں اس میں حفظان صحت کے طریقے ہیں اس میں تمام انسانی بیماریوں کا مکمل علاج اور طریق علاج ہے غرضیکہ اس میں وہ سب کچھ ہے جس کی ایک مسلمان کو ایک متمدن انسان کو ضرورت ہے جس گھر میں یہ کتاب ہے اس گھر میں ایک زبردست عالم ہے ایک زبردست دنیادار ہے ایک دانشمند فلاسفر ہے ایک بہترین مشیر ہے ایک طبیب حاذق ہے اور ایک ایسا جہاندیدہ شخص ہے جسکو ہزارہا سال کے تجربات حاصل ہیں یہ کتاب در حقیقت ایک پوری اسلامی لائبریری ہے اس کتاب کی فہرست مضامین کیونکہ بہت طویل ہے اسلئے اس سے چند عنوانات مختصراً نیچے درج کئے جاتے ہیں تاکہ کتاب کا خاکہ ذہن نشین ہو سکے قیمت فی جلد تین روپے آٹھ آنے (۳ روپے)

کتابت اور طباعت لاجواب — **مختصر فہرست مضامین فلاح دین و دنیا** — **کاغذ اعلیٰ تقطیع کتابی سرورق رنگین**

باب اول
عقائد

- ذات و صفات الٰہی
- ملائکہ کا مفصل بیان
- آسمانی کتابیں اور صحیفے
- قبر میں کیا ہوگا
- سجین کا حال
- علیین کا حال
- بچوں سے سوال نکیرین
- جنوں سے سوال قبر
- شہیدوں سے سوال قبر
- نکیرین کیا ہیں
- قیامت کے دن کیا ہوگا؟
- ظہور امام مہدی علیہ السلام
- خروج دجال
- نزول حضرت عیسیٰ ع
- یاجوج ماجوج
- مغرب سے طلوع آفتاب
- دابۃ الارض کی کیفیت

- کفار کا غلبہ مسلمانوں پر
- آتش دوزخ کا نظارہ
- علامات قیامت صغریٰ
- علامات قیامت کبریٰ
- صور پھونکنے کا بیان
- میدان حشر کی کشاکش
- گناہ گاروں کی شفاعت
- حساب و کتاب
- جانوروں کا حساب و کتاب
- امت محمدی کی اگلی امتوں پر گواہی
- امت محمدی جنت میں
- پل صراط کا حال
- حوض کوثر کی کیفیت
- معصوم بچوں کی شفاعت
- حافظ قرآن کی شفاعت
- دوزخ کے مفصل حالات
- جنت کے مفصل حالات
- اعراف کیا ہے
- انبیاء و رسل کے حالات

- معجزہ کرامت
- فضائل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
- معراج شریف
- آپکی ازواج مطہرات
- خلفاء راشدین و صحابہ کے حالات
- زمانہ خلافت
- فضائل صحابہ
- اولیاء اللہ
- تقلید و جہاد
- بیعت اور پیر طریقت
- آداب مریدی
- متفرق مسائل
- انبیاء و صالحین سے استعانت
- حیات موت اور پیدائش کا حال

باب دوم
عبادات

- وضو کا بیان
- کتنی جگہ تیمم جائز ہے

- مسواک کرنے کا طریقہ
- مسواک کے فوائد
- فرائض وضو
- نواقض وضو
- حالت عذر میں وضو
- غسل کے مسائل
- غسل کے پانی کی مقدار
- مسائل آب
- کنویں کی پاکی
- تیمم کن صورتوں میں جائز ہے
- موزہ کا مسح
- جبیرہ کا مسح
- طہارت کا طریقہ
- ناپاک چیزوں کو پاک کرنا
- مٹی لکڑی تانبے اور پیتل وغیرہ کے برتن پاک کرنا
- فرش کے پاک کرنیکا طریقہ
- زمین کے پاک کرنیکا طریقہ
- روئی کے پاک کرنیکا طریقہ

- گھی اور تیل پاک کرنا
- شہد اب وغیرہ پاک کرنا
- اناج کے پاک کرنے کا طریقہ
- شوربے کے پاک کرنیکا طریقہ
- بیت الخلا کے آداب
- پانی سے استنجا کرنیکا طریقہ
- اوقات نماز
- آداب نماز
- اذان
- نماز کے تیرہ فرض
- نماز کے چودہ واجب
- نماز پڑھنے کا طریقہ
- نماز میں جمائی
- نماز جماعت اور امامت
- کن باتوں میں امام کی متابعت کی جائے
- کن باتوں میں امام کی متابعت نہ کی جائے۔
- مفسدات

- عورت و مرد کا ایک نماز ہونا
- مکروہات نماز
- نماز میں غیر متعلق اعمال
- سجدہ سہو
- سجدۂ تلاوت
- عورتوں کی نماز
- مستورات کی نماز کا وقت
- جماعت میں شامل ہونا
- نمازوں کا قضا ہونا
- سفر میں نماز
- چلتی ریل گاڑی میں نماز
- نماز جمعہ
- مسائل جمعہ
- فضائل جمعہ
- وداع رمضان کا پہلا خطبہ
- وداع رمضان کا دوسرا خطبہ
- نماز عیدین
- صدقہ فطر اور اس کا وزن
- عید الفطر کا پہلا خطبہ

عید الفطر کا دوسرا خطبہ
عید الضحےٰ کا پہلا خطبہ
آداب عید الضحےٰ
احکام قربانی
سورج گہن کی نماز
نماز خوف و مصیبت
نماز استسقاء
چادر لوٹنے کی ترکیب
نماز استسقاء کے خطبے
نماز تسبیح
نفل نماز
نماز اشراق
نماز چاشت
نماز فی الرسول
صلوٰۃ اوابین
نماز تہجد
نماز تراویح
اعتکاف
نماز استخارہ
نماز کی تعداد اور ثواب
تعین اوقات نماز
نماز میں جہر اور اخفاء قرأت
فرض میں دو خالی اور دو بھری
رکعت پڑھنے کی وجہ
چوبیس رکعت رات دن میں
مقرر ہونے کی وجہ
نماز جنازہ
فضائل ماہ رمضان
نفل روزوں کا ثواب
آداب رمضان
مذمت ترک روزہ

روزے کے مسائل
زکوٰۃ کے مسائل
چاندی سونے کی زکوٰۃ
زکوٰۃ میں وزن کا اعتبار
تجارتی مال کی زکوٰۃ
جانوروں کی زکوٰۃ
مصارف زکوٰۃ
زکوٰۃ کن لوگوں کو دی جائے
زکوٰۃ کس کو دینی بہتر ہے
حج
حج کی شرطیں
حج کے واجبات

باب سوم

عربی مہینوں کی وجہ اور اعمال
محرم الحرام کی وجہ تسمیہ اور فضائل
اعمال و وظائف ماہ محرم الحرام
ماہ صفر کی وجہ تسمیہ اور فضائل
اعمال و وظائف ماہ صفر
ماہ ربیع الاول کی وجہ تسمیہ اور فضائل
اعمال و وظائف ماہ ربیع الاول
ربیع الثانی کی وجہ تسمیہ اور فضائل
گیارہویں شریف
اعمال و وظائف ربیع الثانی
ماہ جمادی الاول کی وجہ تسمیہ
فضائل ماہ جمادی الاول
اعمال و وظائف ماہ جمادی الاول
جمادی الثانی کی وجہ تسمیہ اور فضائل
اعمال و وظائف ماہ جمادی الثانی
ماہ رجب کی وجہ تسمیہ اور فضائل
شب معراج کا حال
اعمال و وظائف ماہ رجب

ماہ شعبان کی وجہ تسمیہ اور فضائل
اعمال و وظائف ماہ شعبان
اعمال شب برات
اعمال ماہ رمضان المبارک
اعمال و وظائف ماہ رمضان
نماز شب قدر
وجہ تسمیہ ماہ شوال اور فضائل
شش عید کے روزوں کا حال
اعمال و وظائف ماہ شوال
ماہ ذی قعد کی وجہ تسمیہ اور فضائل
اعمال و وظائف ماہ ذی الحجہ
نوافل شبانہ روزی جمعہ تا
پنجشنبہ پورے ہفتہ کیلئے۔
وظائف شبانہ روزی پیران چشت
معمول پیران مشائخ چشت

باب چہارم

بابت ذبح اور شکار
حلال و حرام جانور
شکار کے مسائل
شکار کی ملکیت
شکار کا طریقہ
شرائط شکار
حیوانات قابل ذبح وغیرہ

باب پنجم

حقوق اللہ و حقوق العباد
حق آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ
حقوق صحابہ و اہلبیت
حقوق محدثین و فقہا و اساتذہ
حقوق العباد
حقوق والدین۔
حقوق اقربا

صلہ رحم اور قطع رحم
پیروں استادوں مشائخ اور
سادات کی اولاد کے ساتھ
حسن سلوک
دودھ پلانی کا حق
سلطان و امیر کے حقوق
قاضی کے حقوق
خاوند کا حق
آقا کا حق
رعیت کے حقوق
قاضی پر رعیت کا حق
بیوی کا حق
شفقت و پرورش اولاد
غلاموں کے حقوق
ہمسایہ مصحبت و ہمسفر کا حق
عام مسلمانوں کے حقوق
حسن اخلاق

باب ششم

اسلامی معاشرت
آداب دعوت
مسنون اشیاء خوردنی
پانی پینے کے آداب
سونے کے آداب
آداب لباس
سفید لباس کی فضیلت
دستار اور شملہ کی تحقیق
ٹوپیوں کا مسنون طریقہ
قیمتی لباس
جامہ کا بیان
جامہ کے گریبان کی تحقیق
جامہ اور چادر وغیرہ پہننے

کا طریق
چوڑی آستین صحابہ کی سنت
کرتہ کے گریبان کی تحقیق
حضرت کے کرتہ کا گریبان
حضرت کی کملی اور بچھونے کا ذکر
جراب اور موزے کا بیان
حضرت کی نعلین مبارک
جامہ کترنے کے ایام
نیا کپڑا پہنکر کیا پڑھے
خط بنوانے کا طریق

باب ہفتم

حیات و ممات
پیدائش عقیقہ ختنہ و
حقوق تعلیم وغیرہ نکاح
و تعلقات زن و شوہر
پھولوں کا سہرا باندھنا
خطبۂ نکاح
جن عورتوں سے نکاح حرام ہے
عدت طلاق
عیادت مریض
مسائل موت و مابعد
موت
غسل میت
غسل میت عورت
مردوں اور عورتوں
کی تکفین
نماز جنازہ
اسقاط کا حال
دفن میت
خانہ تعزیت
عدت کا حال

تین دن تک میت
کے گھر والوں کو کھانا
دینا درست ہے۔
اوپر سے پکی قبر بنانا
جائز ہے اور گنبد بھی
غلاف ڈالنا پھولوں
کی چادر رکھنی درست
ہے۔
فاتحہ و خیرات کا طریقہ
آداب قبرستان۔

باب ہشتم

ضروری باتیں و نصائح
نصائح
سعادت نامہ
ترجمہ وصیت نامہ
اورنگ زیب

باب نہم

حفظان صحت
ہوا
پانی
تندرستی کے دیگر ذرائع
فہرست اشیاء خوردنی
اناج و ترکاری وغیرہ
بہترین پوشاک
ریاضت کے طریقے
مختلف امراض اور
ان کا علاج
مختلف امراض کے مجرب
نسخہ جات وغیرہ وغیرہ
قیمت تین روپے آٹھ آنہ
(۳۸؍)

KHILAFAT LIBRARY

نئی روشنی کے مسلمان مذہب سے ناواقف ہیں

ان کا ایمان، ان کی ترقی ان کی معاشرت ان کی دولت اور ان کی عزت اسوقت خطرہ میں پڑی ہوئی ہے ان میں اسلام کی سچی روح دوڑا کر ترقی یافتہ مسلمان بنانے کے لئے یہ کتاب خواجہ بک ڈپو نے شایع کی ہے جو اس کتاب کا مطالعہ کرلیتا ہے وہ دینی اور دنیاوی اعتبار سے انتہائی ترقی کی طرف گامزن ہو جاتا ہے اور اس کتاب کا عامل قطعی طور پر دنیا کا کامیاب ترین انسان بن سکتا ہے کتاب کی مختصر فہرست مضامین ملاحظہ کرنے کے بعد آپ کو خود اندازہ ہو گیا ہوگا کہ یہ کتاب آپ کیلئے آپکے بچوں کے لئے آپ کی مستورات کے لئے کسقدر مفید اور کار آمد ہے اگر کسی شخص کو اس کتاب کے مفید ہونیکا صحیح اندازہ ہو جائے تو وہ سب کچھ دینے کے بعد بھی اس کتاب کو ہاتھ سے جانے نہ دیگا یہ دوستانہ اور مخلصانہ مشورہ ہے کہ آپ کا گھر اس کتاب سے ہرگز خالی نہیں رہنا چاہیئے کیونکہ جس گھر میں یہ کتاب نہ ہوگی وہ کبھی دینی اور دنیاوی امور میں ترقی حاصل نہیں کر سکتا کتاب ہفت رنگ ٹائٹیل سے مزین ہے قیمت ہے

پتہ خواجہ بک ڈپو نمبر ۶۹ جامع مسجد دہلی

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶
اخبار مصباح۔ قادیان دارالامان۔ ضلع گورداسپور (پنجاب)

طاقت کی بے نظیر دوا

کمار سی روس کمار سی روس نہایت بیش قیمت کشتوں اور قیمتی ادویات سے مرکب دوائی ہے۔ سردی اور گرمی میں یکساں استعمال ہو سکتی ہے۔ دماغ کو طاقت دیتی ہے۔ آواز کو صاف کرتی ہے۔ رنگ کو نکھارتی ہے۔ دل کو فرحت بخشتی ہے۔ جسم کو مضبوط کرتی ہے۔ بھوک لگاتی ہے۔ کھانا ہضم کرتی ہے۔ عورتوں کے جملہ امراض میں مفید ہے۔ ایام میں درد۔ کثرت یا قلت حیض۔ حمل کا نہ ٹھہرنا۔ یا اسقاط ہو جانا۔ بچے کا کمزور پیدا ہونا۔ سب امراض کیلئے فائدہ بخش ہے۔ افسردگی۔ خفقان۔ وہم۔ کام سے نفرت۔ ان سب تکلیفوں کا علاج ہے۔ اسکے استعمال سے عورتوں کا دودھ بڑھتا ہے۔ اور بچہ مضبوط پیدا ہوتا ہے۔ پرانے نزلہ اور بخار کے لئے نہایت مفید ہے۔ تھکان کو دور کرتی ہے۔ بینائی کو طاقت دیتی ہے۔ قیمت باوجود ان سب خوبیوں کے دو روپے (عہ) فی شیشی علاوہ محصول ڈاک۔ تین شیشی ﷲ۔ چھ شیشی عللہ ؎

دلکشا ہیر آئل بالوں کا خیال نہ صرف عورتوں کیلئے ضروری ہے۔ بلکہ مردوں کیلئے بھی دلکشا ہیر آئل نہ صرف بالوں کو خوبصورت ملائم۔ مضبوط اور لمبا کرتا ہے۔ بلکہ بفہ یعنی سکری کا بھی علاج ہے۔ پس عورت اور مرد اس سے یکساں فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ قیمت فی شیشی عہ۔ اور تین شیشی سات روپے۔ علاوہ محصولڈاک ؎

دلکشا عطر ہمارے کارخانے میں ہر قسم کے عطر نئے طریق پر تیار کئے جاتے ہیں۔ ان عطروں کے بنانے میں یہ کوشش کی گئی ہے کہ عطر کی خوشبو پھول سے مشابہ رہے۔ ڈیڑھ روپیہ سے لیکر آٹھ روپیہ تک ہر قسم کے عطر مل سکتے ہیں ؎

سرمہ نورانی آنکھوں کی جملہ امراض میں مفید ہے۔ بصارت کی کمزوری۔ آنکھوں کی سرخی۔ دھند۔ جالا۔ شب کوری۔ ناخنہ۔ زخم۔ پانی کا بہنا۔ سب امراض میں مفید ہے۔ قیمت دو روپے فی تولہ ؎

دلکشا منجن دانتوں کی صفائی۔ مسوڑوں کی مضبوطی۔ خون کو روکنے۔ منہ کی بدبو۔ اور دانتوں کے ہلنے اور ان کے کیڑوں کے دور کرنے کے لئے اور دردِ دندان کے لئے مفید ہے
قیمت فی شیشی ایک روپیہ (عہ)

KHILAFAT LIBRARY

ملنے کا پتہ

مینیجر دلکشا پرفیومری کمپنی قادیان

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر مصباح قادیان سے شائع کیا